ابو مغیرہ عبدالرحیم نیاز

خلیفہ راشد امام عادل امیر المومنین سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کاتب وحی اسلامی بحریہ کی بانی اور عظیم فاتح

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سے چھٹے نمبر پر خلیفہ راشد ہیں آپ کا تعلق قریش کے مشہور قبیلے بنو امیہ سے ہے آپ کی ولادت بعثت بنوی سے پانچ سال قبل منیٰ میں مقام خیف پر ہوئی ۔ آپ نے جس گھرانہ میں آنکھ کھولی وُہ سیاسی طور پر قریش کے عسکری نظام کا منتظم تھا اور تعلیمی اعتبار سے مکہ کے اندر سب سے پہلے لکھنے والا شخص سیدنا معاویہ رضی اللہ کا دادا حرب بن امیہ تھا عفت و پاکدامنی کا یہ عالم تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقعہ پر جب عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے اس بات کا عہد و پیمان لیا کہ زنا کے ارتکاب سے اجتناب کروگی تو سیدنا معاویہ کی والدہ ہندہ بنت عتبہ رضی اللہ عنہاء زوجہ ابی سفیان نے آپ سے تعجبا سوال کیا کہ یا رسول اللہ کیا شریف عورتیں اس فعل قبیح کا ارتکاب کر سکتی ہیں ؟ اور شرافت یہ ہو کہ مکے کے اوباش جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدتمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مکہ کے گلی کوچوں میں آپ کا تعاقب کرتے تو ایسے وقت اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتفاق سے ابو سفیان کے مکان کے قریب ہوتے تو ابو سفیان کے گھر چلے جاتے اور ابو سفیان مسلمان نہ ہونے کے باوجود اس قدر شرافت اور انسانیت کا ثبوت دیتا کہ فورا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتا اور گلی کے اوباشوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے بھگا دیتا جس گھرانہ کے یہ خصائص ہوں ظاہر ہے کہ اس گھر میں بچے کی تربیت اور نگہداشت کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہوگا اور خاندان کے ان ہی خصوصی اوصاف کو اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی ہوگی آپ فتح مکہ سے پہلے اور صلح حدیبیہ کے بعد والے درمیانی زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے البتہ اسلام کا اظہار فتح مکہ کے موقعہ پر کیا اسلام لانے کے بعد آپ مستقل طور پر نبی کریم صلی اللہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے اور آپ اس مقدس جماعت کے رکن رکین تھے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتابت وحی پر مامور فرمایا تھا چنانچہ جو وحی آپ پر نازل ہوتی اسے قلمبند کرتے اور جو خطوط و فرامین سرکار دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ گہربار سے جاری ہوتے انہیں بھی تحریر کرتے وحی خداوندی لکھنے کی وجہ سے ہی آپ کو کاتب وحی کہا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد خلافت صدیقی میں آپ اپنے برادر بزرگ سیدنا یزید الخیر رضی اللہ عنہ کی جگہ دمشق کی عملداری پر نامزد کئے گئے ان کے تدبر اور انتظامی صلاحیت کے باعث خلافت عثمانی میں ان کی عملداری کے علاقہ میں وسعت کردی گئی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلامی عساکر میں بحریہ کا اضافہ کیا اور ۲۷ھ میں جزیرہ قبرص پر لشکر کشی کی اور ۲۸ھ میں یہ جزیرہ فتح کر لیا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کے آخری ایام میں عبداللہ بن سبا یہودی نے اسلام کے خلاف ایک سازشی تحریک چلائی اس وقت چونکہ اسلامی قوت کا محور و مرکز ثقل سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ذات ستودہ صفات تھی اس لئے آپ کے خلاف اس نے مسلح بغاوت کی اور آپ کو شہید کر دیا گیا ان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سربر آراء خلافت ہوئے لیکن ان کا پورا عہد خلافت اسی تحریک کی وجہ سے خانہ جنگی کی نذر ہوگیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی المناک شہادت بھی سبائیوں کی مسخ شدہ صورت خوارج کے ہاتھوں سے ہوئی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعد مصلح امت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سربر آراء خلافت ہوئے تو انہوں نے امت کی مصلحت کے پیش نظر اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیش گوئی کے مطابق سیدنا

معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں خلافت سے دست برداری اختیار کر کے ان کے دست حق پرست پر بیعت کر لی اس سال کو اسلامی تاریخ میں "عام الجماعہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یعنی سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت راشدہ قائم ہو گئی اور تمام امت اس پر متحد و متفق ہو گی۔ ۴۱ھ میں آپ کی خلافت راشدہ کا دور شروع ہو جاتا ہے علامہ مسعودی نے اپنی مشہور تاریخ مروج الذہب میں تصریح کی ہے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے معمولات میں یہ بات شامل تھی کہ آپ روزانہ مقدمات کا فیصلہ کرنے کیلئے عام محفل میں نشست کیا کرتے تھے ۴۲ھ میں سجستان اور سندھ کا کچھ حصہ مسلمانوں کے زیر نگین آگیا ۴۳ھ میں سوڈان فتح ہوا ۴۴ھ میں کابل اور ۴۵ھ میں افریقہ پر لشکر کشی کی گئی ۵۰ھ میں غزوہ قسطنطنیہ پیش آیا ۵۴ھ میں مسلمان نہر جیحون عبور کر کے بخارا تک پہنچ گئے ۵۶ھ میں غزوہ سمرقند پیش آیا ۲۲ رجب ۶۰ھ + کو آپ کی وفات ہوئی دمشق میں باب صغیر پر آپ کو دفن کیا گیا صحابہ کرام رضی اللہ + عنھم کے (تعامل) کو شریعت میں مصدر شریعت کی حیثیت حاصل ہے اور اس مقدس جماعت کی تبلیغی اور جہادی مساعی کے ذریعہ ہم تک اسلام پہنچا اگر پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ پر ہے تو پھر یہی مقدس جماعت اس نظریہ کی اول حامی ہے کیونکہ انہوں نے ہی نظام کفر اور طاغوتی طاقت کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور اسی راہ میں اپنا مال وطن جان عزیز سب کچھ قربان کر دیا اشاعت اسلام میں جس نوعیت کی قربانی اس جماعت نے پیش کی ہے اس کی نظیر قیامت تک نہیں پیش کی جاسکتی المیہ کے طور پر ہم اس تلخ حقیقت کا اظہار کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں یہ کتنی ناانصافی اور احسان فراموشی ہے کہ نہ تو خلفائے راشدین کے ایام وفات پر سرکاری طور پر تعطیل کی جاتی ہے اور نہ ان کی شخصیت کے شایان شان ان کی مجاہدانہ سیرت کے حوالے سے ریڈیو ٹی وی سے ایسے پروگرام نشر کئے جاتے ہیں جو ملک کی قطعی اکثریت اہل سنت والجماعت کے عقائد کے ترجمان ہوں۔

صحافتی حلقوں کی بے حسی اور فکری افلاس اس پر مستزاد ہے کہ وہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے یوم وفات پر اخبارات اور جرائد میں ان کی یاد میں ایک لفظ بھی تحریر کرنا گوارا نہیں کرتے حالانکہ وہ اس لحاظ سے بھی ہمارے محسن ہیں کہ سندھ کی فتح کا آغاز انہیں کے سنہری دور خلافت میں ہوا جسے ان کی وفات کے بعد ان کے جانشینوں نے جاری رکھا اور دعوت و تبلیغ اسلام کے معرکوں میں انکے قدم "لاہور" تک پہنچے۔

بقیہ از ۵۵

ٹریننگ کے لئے لندن بھیجا جائے۔ اس سے پہلے کرسی چھیننے کے بعد ایسے "سیاسی یتیم" لندن جاتے رہے مگر ذاتی طور پر کسی ادارے کے نظام کے تحت نہیں۔ جس رفتار سے ہمارے ہاں "سیاسی یتیموں" کی تعداد بڑھ رہی ہے اس کے پیش نظر یہ یتیم خانہ بہت ترقی کرے گا یہاں سے "سیاسی یتیم" بھی حکومت بنائیں گے۔ پھر کرسیاں چھن جائیں گی تو وہ "سیاسی یتیم" کی حیثیت سے یتیم خانے میں آجائیں گے اور ان کی جگہ دوسرے "سیاسی یتیم" لیں گے۔ اب تک رمضانی نے لیڈروں کے بیان پڑھے ہیں۔ امید ہے کہ اب رمضانی کا یہ بیان لیڈر اور خصوصاً "سیاسی یتیم" ضرور پڑھیں گے اور ــــــ "دنیا کے سیاسی یتیمو متحد ہو جاؤ۔" کا نعرہ لگا کر میدانِ عمل میں کود پڑیں گے۔